اسٹیٹ یونی ورسٹی اور ورجینیا کی ہمپٹن یونی ورسٹی میں تدریس کی خدمات سرانجام دیں۔ آپ اسلامی یونی ورسٹی کے صدر بھی رہے اور ادارہ اقبال برائے تحقیق ومکالمہ (IRD) کے سربراہ بھی۔ مؤخر الذکر ذمے داری وہ آخر تک نبھاتے رہے۔ آخری عمر میں آپ کے گردے ناکارہ ہوگئے تھے اور یہی ان کا مرضِ وفات ثابت ہوا۔

ڈاکٹر ممتاز احمد ایک صاحبِ نظر دانش ور اور اردو وانگریزی میں یکساں مہارت کے ساتھ لکھنے والے باکمال مصنف تھے۔ آپ نے نو کتابیں اور کئی تحقیقی مقالات تحریر کیے جو عالمی سطح کے معیاری مجلّات میں اشاعت پذیر ہوئے۔ آپ عالمی سیاسی مسائل اور دنیا کی فکری وعلمی حرکیات سے باخبر رہنے والی شخصیت تھے۔ برصغیر پاک وہند میں دینی وعصری نظامِ تعلیم کے مسائل ومباحث پر آپ کی نظر گہری تھی۔ ڈاکٹر ظفر اسحاق انصاری (جن کی وفات کا سانحہ بھی اس کے بعد جلد ہی پیش آ گیا) نے ان کی وفات پر ایک تعزیتی جلسے میں کہا کہ اپنی وفات سے پہلے ڈاکٹر ممتاز احمد نے مغربی فکر وفلسفے کے بعض اہم مباحث پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ان پر ابھی تک توجہ نہیں ہو سکی ہے۔

اپنے اخلاق وخصائل میں وہ ایک پرجوش انسان تھے۔ جوہر قابل کی قدر دانی اور اپنے ماتحت کے ساتھ خوئے دل نوازی کا معاملہ ان کی اعلیٰ خوبیاں تھیں۔ علما اور اہل دین سے محبت رکھنے والے انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی کامل مغفرت فرمائے اور اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ آمین

## ڈاکٹر ظفر اسحاق انصاری کا سفر آخرت

بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی اسلام آباد کو ڈاکٹر ممتاز احمد کی وفات کے بعد جلد ہی نامور اسکالر پروفیسر ایمریطس ڈاکٹر ظفر اسحاق انصاری کی وفات (24 اپریل 2016ء) کا سانحہ برداشت کرنا پڑا۔

آپ 27 دسمبر 1932ء کو مولانا ظفر احمد انصاری کے گھر پیدا ہوئے جو قیامِ پاکستان اور تحریک آزادی کے ایک سرگرم کارکن تھے۔ تحریک کے صف اول کے قائدین قائداعظم، نواب زادہ لیاقت علی خان، خواجہ ناظم الدین اور سردار عبدالرب نشتر جیسے حضرات کے ساتھ آپ کے قریبی تعلقات تھے۔ تحریک پاکستان میں مولانا اشرف علی تھانوی کے خلفا نے جو حصہ لیا تو جمعیت علمائے اسلام کی تشکیل وتاسیس میں مولانا ظفر احمد انصاری بھی شامل تھے۔ پاکستان بننے کے بعد قراردادِ مقاصد کی تسوید میں آپ کا مرکزی کردار تھا۔ اس کے علاوہ ملک وملت کی خدمت میں مولانا انصاری کئی کلیدی مناصب پر کام کرتے رہے۔

ڈاکٹر ظفر اسحاق انصاری کو اپنے باکمال والد کی خوبیوں کا حظ وافر عطا ہوا تھا۔ زمانہ طالب علمی میں اسلامی جمعیت سے وابستہ رہے اور پروفیسر خورشید احمد، خرم جاہ مراد، ڈاکٹر اسرار احمد اور دیگر کئی لوگ آپ کے ہم عصر تھے۔ آپ نے جامعہ کراچی میں بھی تعلیم حاصل کی اور اعلیٰ تعلیم میں پی ایچ ڈی میکگل یونی ورسٹی مونٹریال کینیڈا سے 1966ء میں کیا۔ آپ کا پی ایچ ڈی کا مقالہ The Early Development of Fiqh in Kufah with special reference to the works of Abu Yusuf and Shaybani (کوفہ میں فقہ کا ابتدائی ارتقا: ابو یوسف اور شیبانی کی تصانیف کا خصوصی مطالعہ) کے عنوان سے تھا۔ آپ نے اپنی تدریسی زندگی کا آغاز پرنسٹن یونی ورسٹی امریکا کے شعبہ مطالعاتِ شرقی میں وزٹنگ استاد کی حیثیت سے کیا۔ تب سے آپ نے کنگ عبدالعزیز یونی ورسٹی جدہ، یونی ورسٹی آف میلبورن آسٹریلیا، میکگل یونی ورسٹی کینیڈا، یونی ورسٹی آف شکاگو اور بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی اسلام

آباد جیسی بڑی بڑی یونی ورسٹیوں میں علومِ اسلامیہ اور تاریخ کے استاد کی حیثیت سے تدریسی فرائض سرانجام دیے۔ آپ انگریزی، اردو، عربی، فرانسیسی اور فارسی زبانوں پر قدرت رکھتے تھے۔

1988ء سے آپ ادارہ تحقیقاتِ اسلامی اسلام آباد کے ڈائریکٹر جنرل رہے۔ یہاں آپ نے ادارے کے عالمی شہرت یافتہ مجلّے Islamic Studies کی ادارت کا طویل عرصہ کام کیا اور اس کے معیار کو خوب سے خوب تر کی طرف لے جانے میں ان تھک محنت کی۔ ادارہ تحقیقاتِ اسلامی کے رفقا کا کہنا ہے کہ بعض اوقات آپ نے کسی مقالے کے مسودے کو بیس مرتبہ نظر سے گزارنے کا جاں گداز کام بھی کیا ہے۔ اتنی محنت کے باوجود اگرچہ مقالہ جات مصنف ہی کے نام سے شائع ہوتے ہیں، لیکن اس تزیین گلستاں میں مدیر کی محنت کی حیثیت باغباں کے جڑوں کو دیے گئے پانی کی سی ہوتی ہے جو نظر تو نہیں آتا، لیکن درختوں کی ہریالی اور اس کے شگفتہ پھولوں کی خوشبو اسی باغباں کے خونِ جگر کی مرہونِ احسان ہوتی ہے۔ اس مجلّے کی ادارت کے علاوہ آپ دنیا میں کئی تحقیقی مجلّات کے مشاورتی بورڈ کے بھی رکن تھے۔ آپ کا سب سے قابل قدر کام مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کی تفسیر ''تفہیم القرآن'' کا انگریزی ترجمہ ہے۔

UNESCO نے ایک اسلامی انسائیکلوپیڈیا کا منصوبہ چھے جلدوں میں شروع کیا جس کی پہلی جلد The Foundations of Islam کے آپ شریک مدیر تھے اور اپنی وفات سے چند مہینے پہلے اسے مکمل کیا۔ کینیڈا میں مقیم ڈاکٹر مظفر اقبال Brill کے Encyclopedia of the Quran کے جواب میں مسلم نقطہ نظر سے Integrated Encyclopedia of the Quran کی اشاعت کا کام کر رہے ہیں جس میں پوری مسلم دنیا کے اعلیٰ سطح کے اہل علم شریک ہیں۔ ڈاکٹر انصاری بھی اس پراجیکٹ کا حصہ تھے۔ اس کے علاوہ انگریزی میں آپ کی کئی کتابیں اور اعلیٰ سطح کے علمی مقالات یادگار ہیں۔ ان مقالات کا تین جلدوں پر مشتمل ایک مجموعہ ادارہ اقبال برائے تحقیق ومکالمہ (IRD) (اسلامی یونی ورسٹی اسلام آباد) سے اشاعت کے مراحل میں ہے۔ ادارہ تحقیقاتِ اسلامی سے وابستگی کے دوران میں آپ نے انگریزی میں کئی علمی کتابیں شائع کروائیں جو اپنے موضوعات پر عمدہ حوالے کا درجہ رکھتی ہیں۔

اپنے اعلیٰ ترین علمی کمالات کے باوجود ڈاکٹر ظفر اسحاق انصاری شفقت اور تواضع کا ایک ایسا مجسمہ تھے جس کی نظیر اب رخِ زیبا کا چراغ جلا کر ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتی۔ اپنے رفقا کی عزت، ان کی علمی اور فکری تربیت کی غرض سے مطالعے کے لیے علمی کتابوں کی تجویز، لکھنے کے لیے موضوعات کی نشان دہی، چھوٹے سے کام پر بلند الفاظ میں حوصلہ افزائی جیسی خوبیاں ہر اس انسان کی یادداشت کا عمدہ سرمایہ ہے جسے ڈاکٹر انصاری کے ساتھ کچھ وقت گزارنے کا تجربہ ہوا ہو۔ شدید پیرانہ سالی اور ضعف کے عالم میں بھی فیصل مسجد میں نمازِ جمعہ ادا کرنے تشریف لاتے تھے۔ بعض اوقات کسی معمولی مسئلے میں بھی احتیاط اور ورع کے پیش نظر اپنے رفقا سے فقہی مسئلہ جاننے کی کوشش کرتے تھے جس کی طرف عام افراد کی توجہ بھی نہیں جاتی۔

علم وتحقیق کے میدان میں قحط اور کم یابی بلکہ نایابی کے اس دور میں ڈاکٹر انصاری ایک ابر نیساں تھے۔ افسوس کہ یہ ابر برس کر اب ہمیشہ کے لیے تھم گیا۔

[سید متین احمد شاہ]